منقبت مولا حسینؑ

وہ جس کے سجدے سے دیں بچا ہے حسینؑ ہے وہ حسینؑ وہ ہے
وہ جس کے دَم سے خدا خدا ہے حسینؑ ہے وہ حسینؑ وہ ہے

دیا بجھا کے اجالا کر دے جو شام کو بھی سویرا کر دے
جسے پتہ ہے سویرا کیا شے ہے شام کیا ہے

کبھی زمیں سے فلک اٹھایا کبھی وہ جنت زمیں پہ لایا
خدا نے جس کو ہر اختیارِ عمل دیا ہے

نہ تختِ شاہی نہ تاج ہو گا تمام قصہ یہ آج ہوگا
کہ آج شیرِ خدا کے گھر میں جو آرہا ہے

رسالتوں کو بچایا جس نے خدا کے دیں کو سنبھالا جس نے
جو دونوں عالم کے آسروں کا بھی آسرا ہے

جہاں بھی کاٹیں سروں کی فصلیں ہمیشہ تولیں ہیں پہلے نسلیں
جو سب کی نسلیں جو سب کے شجروں کو جانتا ہے

نشست ہے مسندِ الٰہی کرے جو غربت میں بادشاہی
جو ابنِ حیدرؑ حسنؑ کا بھائی رسولؐ سا ہے

387

قسم خدا کی جہاں میں اب بھی بشکلِ قائمؑ بحسنِ مہدیؑ
وہ منتظم جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے

اجالے بھر دے جو زندگی میں چراغ گُل کر کے تیرگی میں
جو دل کے مغرب سے ڈوبا سورج ابھارتا ہے

جو مقتلوں میں حیات بانٹے جو خشک گردن سے تیغ کاٹے
وہ جس نے تشنہ لبی کو دریا بنا دیا ہے

جو بھر دے لفظوں میں روشنائی وہ جس نے خاکِ شفا بنائی
جو اب بھی اشکِ عزا کو گوہر بنا رہا ہے